20219 ـ نماز میں امامت کا زیادہ حقدار کون ہے ؟

سوال

نماز میں امامت کا زیادہ حقدار کون ہے ؟
میری خواہش ہے کہ جواب قرآن و احادیث کے دلائل پر مشتمل ہو .
دوسرا سوال:
کیا اذکار کے دوران " الا اللہ " کہنا جائز ہے ؟ اور اس ذکر کا معنی کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لوگوں میں امامت سب سے زیادہ امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو نماز کے احکام کا عالم اور قرآن مجید کا حافظ ہو.

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لوگوں کی امامت وہ کروائے جو قرآن مجید کا سب سے زیادہ قاری ہو اور اگر وہ اس میں سب برابر ہوں تو پھر سنت کو سب سے زیادہ جاننے والا شخص امامت کروائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1530).

" سب سے زیادہ قاری " بہترین قرآت مرادا نہیں، بلکہ اس سے مراد کتاب اللہ کا حافظ ہے، اس کی دلیل عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جس میں ہے کہ: چنانچہ میں سب سے زیادہ کلام ـ یعنی قرآن مجید ـ کا حافظ تھا، گویا کہ وہ میرے سینہ میں قرار پائے ہوئے تھا، اور جب فتح مکہ ہوا تو لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے، اور میرے والد بھی اپنی قوم کے ساتھ مسلمان ہو گئے، جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے:

اللہ کی قسم میں تمہارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے حق لایا ہوں، چنانچہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس وقت اتنی نماز اور اس وقت اتنی نماز ادا کرو، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان

كہے اور تمہاری جماعت وہ كرائے جو شخص سب سے زيادہ حافظ قرآن ہو، چنانچہ انہوں نے ديكھا كہ ميرے علاوہ كوئى اور زيادہ قرآن كا حافظ نہيں، كيونكہ ميں قافلوں كو ملتا اور ان سے قرآن ياد كيا كرتا تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے امامت كے ليے آگے كر ديا، جبكہ اس وقت ميرى عمر ابھى چھ يا سات برس تھى "

صحيح بخارى حديث نمبر (4051).

ہم نے يہ اس ليے كہا ہے كہ وہ نماز كے احكام كا علم ركھتا ہو، كيونكہ ہو سكتا ہے اسے نماز ميں كوئى مسئلہ پيش ہو مثلا وضوء ٹوٹ جائے، يا كوئى ركعت رہ جائے اور اسے اس سے نپٹنا بھى نہ آئے، جس كى بنا پر وہ غلطى كر بيٹھے اور دوسروں كى نماز ميں بھى نقص پيدا كرے، يا اسے باطل ہى كر بيٹھے.

سابقہ حديث سے بعض علماء كرام نے استدلال كيا ہے كہ امامت كے ليے اسے آگے كيا جائے تو زيادہ سمجھ ركھتا ہو، اور فقيہ ہو.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

امام مالك اور شافعى اور ان كے اصحاب كا كہنا ہے:

حافظ قرآن پر افقہ جو زيادہ فقيہ ہو مقدم ہے؛ كيونكہ قرآت ميں سے جس كى ضرورت ہے اس پر تو وہ مضبوط ہے، اور فقہ ميں سے اسے جس چيز كى ضرورت ہے اس ميں مضبوط نہيں، اور ہو سكتا ہے نماز ميں اسے كچھ معاملہ پيش آ جائے جس كو صحيح كرنے كى اس ميں قدرت نہ ہو، ليكن جو كامل فقہ والا ہے وہ صحيح كر لے گا.

اسى ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ كو نماز ميں امامت كے ليے باقى صحابہ سے مقدم كيا حالانكہ صحابہ ميں كئى ايك ان سے بھى زيادہ حافظ اور قارى تھے.

اور وہ حديث كا جواب يہ ديتے ہيں كہ صحابہ كرام ميں سے زيادہ حافظ و قارى ہى افقہ يعنى زيادہ فقيہ تھے، ليكن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان:

" اگر وہ قرآت ميں سب برابر ہوں تو پھر سنت كا سب سے زيادہ عالم "

اس بات كى دليل ہے كہ مطلقا زيادہ قارى و حافظ ہى مقدم ہو گا.

ديكھيں: الشرح مسلم للنووى (5 / 177).

چنانچہ نووى رحمہ اللہ تعالى كى اگرچہ ان كے امام شافعى رحمہ اللہ تعالى نے استدلال حديث ميں ان كى مخالفت كى

ہے، لیکن ان کی کلام کا اعتبار اس اساس پر ہے کہ صحابہ کرام میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو قرآت اور قرآن مجید کا اچھی طرح حافظ ہو اور اسے شرعی احکام کا علم نہ ہو، جیسا کہ آج کے ہمارے دور میں اکثر لوگوں کی حالت ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر ان دونوں میں سے ایك شخص نماز کے احکام کا زیادہ علم رکھے، اور دوسرا شخص نماز کے علاوہ باقی دوسرے معاملات میں زیادہ علم رکھتا ہو تو نماز کے احکام جاننے والے کو مقدم کیا جائیگا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 19).

مستقل فتوی کمیٹی کا کہنا ہے:

.... جب یہ معلوم ہو گیا تو پھر جاہل شخص کی امامت صحیح نہیں الا یہ کہ امامت کا اہل شخص نہ ہونے کی صورت میں وہ اپنی طرح جاہل لوگوں کی امامت کرائے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (1 / 264).

دوم:

ہمیں سوال کی سمجھ نہیں آئی کہ اس سے کیا مراد لیا جا گیا ہے، اور " الا اللہ " کے اکیلے الفاظ کوئی ذکر اور دعاء نہیں، اور نہ ہی شریعت میں کسی دعاء اور ذکر میں الا اللہ کے اکیلے الفاظ وارد ہیں، بلکہ یہ الفاظ تو دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر آئے ہیں مثلا:

" لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد ، وهو على كل شيء قدير "

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریك نہیں، اسی کی بادشاہی اور تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے.

اس کے علاوہ بھی بہت سی دعاؤں میں یہ الفاظ آئے ہیں.

واللہ اعلم .